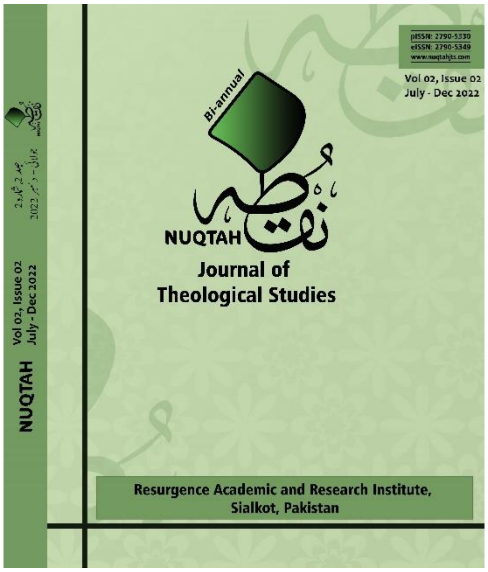

NUQTAH Journal of Theological Studies
Editor: Dr. Shumaila Majeed
(Bi-Annual)
Languages: Urdu, Arabic and English
pISSN: 2790-5330 eISSN: 2790-5349
https://nuqtahjts.com/index.php/njts

Published By:
Resurgence Academic and Research Institute, Sialkot (51310), Pakistan.
Email: editor@nuqtahjts.com

۲۰۲۱ء میں رمضان المبارک میں پاکستانی ٹیلی ویژن چینلز پر نشر کیے جانے والے اسلامی پروگراموں کا تنقیدی جائزہ

(A Critical Analysis of Islamic Programs Aired on Pakistani Television Channels in Ramadan during 2021)

Dr. Abdul Rehman
Assistant Professor & Head Department of Islamic Studies,
University of Sialkot.
Email id: abdulrehman.is@gmail.com

Sidra Nazir
M. Phil Scholar, Department of Islamic Studies,
University of Sialkot.
email id: sidranazir760@gmail.com

Published online: 30th December 2022

View this issue

OPEN ACCESS

CC BY

Complete Guidelines and Publication details can be found at:
https://nuqtahjts.com/index.php/njts/publication-ethics

۲۰۲۱ءمیں رمضان المبارک میں پاکستانی ٹیلی ویژن چینلز پر نشر کیے جانے والے اسلامی پروگراموں کا تنقیدی جائزہ

(A Critical Analysis of Islamic Programs Aired on Pakistani Television Channels in Ramadan during 2021)

ABSTRACT

The purpose of this research is to study the topics and the authenticity of the content discussed in Islamic programs aired on Pakistani television in the Holy month of Ramadan in the Islamic year 1442 AH. For this purpose, two popular Pakistani TV channels were chosen for study, i.e., ARY QTV, KHOENOOR TV. From amongst these two channels, tow programs each from the month of Ramadan were chosen and were analyzed based on the Quranic, Hadith and historical references cited by the scholars who appeared as guests on the programs. The analysis mainly covers a critical study of the authenticity of the Ayat, Hadith and historical events narrated. This study also attempts to discern how successful these Ramadan transmissions are in conveying authentic information to their viewers.

Keywords: Ramadan, transmissions, Quran, Hadith, Television

اس تحقیقی مقالے کا مقصد رمضان ۲۰۲۱ء کے مہینے میں پاکستانی ٹیلی ویژن پر پیش کیے جانے والے اسلامی پروگرامز کے موضوعات اور ان کے علمی معیار کو جانچنا ہے۔ اس کے لیے دو پاکستانی ٹی وی چینلز کا انتخاب کیا گیا ہے، جو کہ اے آر وائے کیو ٹی وی اور کوہ نور ٹی وی ہیں۔ ان ٹی وی چینلز پر پیش کیے جانے والی رمضان نشریات میں سے ایک ایک پروگرام کا انتخاب کر کے ان میں علماء کی گفتگو میں بیان کردہ آیات، احادیث اور تاریخی واقعات کی علمی اور تحقیقی بنیاد پر تحقیق کی گئی۔ اس تحقیق کے ماتحت بیان کردہ آیات، احادیث اور واقعات کے حوالہ جات کو تلاش کرنے کے بعد یہ دیکھا گیا کہ علماء کی بیان کردہ گفتگو کن موضوعات پر کی گئی اور یہ کس حد تک مستند ہے۔ اس تجزیے سے یہ نتیجہ نکالا گیا کہ رمضان ٹرانسمیشن ناظرین کو کتنی مستند معلومات فراہم کرنے کا باعث ہے۔

آج سے ساڑھے تیرہ سو سال قبل جب کائناتِ عالم جہالت وسفاہت اور کفر وضلالت کی تاریکیوں میں غوطہ زن تھی، حضرت محمد ﷺ کی صورت میں بطحا کی سنگلاخ پہاڑیوں سے رُشد وہدایت کا روشن آفتاب نمودار ہوا، جس نے مشرق ومغرب، شمال وجنوب، حتیٰ کہ کائناتِ عالم کے ہر ہر گوشہ کو اپنے ایمان کی روشنی سے منور کر دیا اور ۲۳ سال کے مختصر عرصے میں انسان کو معراج کی ترقی پر پہنچایا کہ آج تاریخ انسانی اس کی مثل پیش کرنے سے قاصر ہے۔ محمد ﷺ نے رُشد وہدایت کا وہ چراغ امتِ مسلمہ کے ہاتھ میں دیا جس کی روشنی میں یہ مسلسل شاہراہِ ترقی پر گامزن رہے اور صدیوں اس طاقت ودبدبہ اور شان سے کائنات عالم پر حکومت کی، جس کی وجہ سے کفر اور مخالف قوت کو ٹکرا کر ریزہ ریزہ ہونا پڑا۔ لیکن دور جدید میں ہمارے حالات، واقعات، مشاہدات ہماری گزشتہ زندگی اور ہمارے اسلاف کے کارناموں پر ایک بدنما داغ لگا رہے ہیں۔ مسلمانوں کی تیرہ سو سالہ زندگی کو جب صفحاتِ تاریخ میں دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ شان وآن، عفت وعصمت، افلاس وناداری کے حامل، بے بس ومجبور، غربت میں گھرے ہوئے، نہ اچھی عادات، نہ اعمال اچھے، نہ اخلاق اچھے، نہ زور طاقت، ہر عیب کے حامل، حسن عمل سے بے حد دور، ہماری اس بد حالی اور بے بسی پر اغیار تمسخر اُڑا رہے ہیں۔

ہمارے ہوس پرست اور تہذیب کے مُحب نوجوان شعار اسلامیہ کا مضحکہ اُڑاتے ہوئے اس کو ناقابل عمل قرار دیتے ہیں۔ وہ چشمہ جس نے کائناتِ عالم کو سیراب کیا، وہ آج کیوں صحرا کی مانند خشک ہے؟ جس قوم نے کائناتِ عالم کو تہذیب کا درس دیا، وہ آج خود کیوں غیر مہذب ہے؟ جدید دور میں حالات بد سے بدتر ہو گئے ہیں اور مستقبل میں مزید پر فتن نظر آ رہے ہیں اور ایسے میں ہمارا ان حالات کو نظر

انداز کرنا، کوئی قدم نہ اٹھانا اور کسی قسم کی کوئی بھی کوشش نہ کرنا ناقابلِ تلافی جرم ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ ہمارا دین وشریعت ایک مکمل ضابطہ حیات اور مکمل قانون الٰہی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے زندگی کے انفرادی واجتماعی گوشوں کے متعلق مکمل فکری اور عملی رہنمائی فرمائی ۔حضور ﷺ کے عالم فانی سے پردہ فرمانے کے بعد، من جانب اللہ یہ مشن امتِ مسلمہ کے سپرد ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾[1]

(اور تم میں ایسے لوگوں کی ایک جماعت ہونی چاہیے جو اچھائی کی طرف بلائیں اور نیک کاموں کا حکم دیں اور برے کاموں سے منع کریں ،اور وہی لوگ فلاح کو پہنچنے والے ہیں)۔

جب قرآن ایک مکمل ضابطہ حیات ہے تو یہ ہو سکتا ہی نہیں کے وہ ان نازک حالات میں اُمت مسلمہ کے لئے مشعلِ راہ نہ بنے۔ قرآن میں جہاں کہیں بھی انبیاء کے حالات بیان کیے گئے ہیں وہاں ان میں ہر نبی کا منصب یہ بھی بیان کیا گیا کہ مجھے اپنے رب کا پیغام پہنچانے کے لیے بھیجا گیا۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

﴿ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّک ﴾[2]

اے رسول جو کچھ آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے نازل کیا گیا اس کی تبلیغ فرمادیں۔

خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر آپ نے اپنا فریضہ صحابہ کے سپرد کرتے ہوئے فرمایا:

«بلغوا عني ولو آية»[3]

اور صحابہ اکرام رضوان اللہ علیہ اجمعین کے بعد آنے والے داعیوں کا کام دین کو لوگوں تک پہنچانا ہے۔

﴿ومَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغ﴾[4]

اس سے ثابت ہوا کے دین کی تبلیغ کا فریضہ سرانجام دینا صرف انبیاء تک ہی محدود نہیں بلکہ امتِ محمدیہ کے ہر ہر فرد کو یہ فریضہ سرانجام دینا ہو گا۔ڈاکٹر ”ثمینہ سعدیہ“ ذرائع ابلاغ کا کردار اور ذمہ داریاں، تعلیماتِ نبوی کی روشنی میں لکھتی ہیں:

”اسلامی نکتہ نظر سے ابلاغ ایک مقدس لفظ ہے جو انبیاء کے منصب سے متعلق ہے اور پاکیزگی، تقدس، نیکی، احترام اور خیر و فلاح کے تصورات سے مامور ہے۔ یہ تصور مغربی تصور ابلاغ سے بالکل متضاد ہے۔ جب دعوتِ دین کا ابلاغ ہر مسلمان کی ذمہ داری اور فرض ہے، تو مسلمانوں کے لیے جدید ذرائع ابلاغ کو استعمال کرنا بہت ضروری ہے۔ حضور ﷺ نے بھی اپنی دعوت کی اشاعت اور اپنے پیغام کی ترسیل کے لیے اُس دور کے تمام بہترین ابلاغ کا بھرپور استعمال کیا“[5]

قرآن پاک میں بھی دینِ اسلام کی تبلیغ صرف انبیاء تک ہی محدود نہیں کی گئی۔بلکہ یہ ذمہ داری انبیاء کے بعد اُمتِ مسلمہ کے سپرد کی گئی۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾[6]

(اور تم میں ایسے لوگوں کی ایک جماعت ہونی چاہیے جو اچھائی کی طرف بلائیں اور نیک کاموں کا حکم دیں اور بُرے کاموں سے منع کریں ،اور وہی لوگ فلاح کو پہنچنے والے ہیں)۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ" امر بالمعروف والنہی عن المنکر "کے بغیر کوئی بھی معاشرہ مستحکم نہیں ہو سکتا اور نہ ہی اس کے بغیر کوئی ترقی کے مراحل طے کر سکتا ہے،اور نیکی کا تصور اس کے بغیر ناممکن ہے۔اسلام نے امت محمدیہ کو" امر بالمعروف و النہی عن المنکر "کا پابند کیا ہے۔اگر ہم اس ذمہ داری کو نبھانا چاہتے ہیں تو ہمیں مکمل تنظیم سے کام لینا ہو گا پھر ہی نیکی ،ترقی کا حصول ممکن ہے ۔شروع سے ہی اس دین کی تبلیغ، نشرواشاعت کے لیے مفسرین نے مختلف تفاسیر ،شارحین نے مختلف شروحات احادیث لکھی ہیں۔ آج کے جدید ٹیکنالوجی کے دور میں سب سے زیادہ اہمیت میڈیا کو حاصل ہے۔اور یہ میڈیا ٹی وی کے ذریعے گھر گھر میں داخل ہو گیا ہے ،داخل ہی نہیں ہوا بلکہ ہر گھر کی ضرورت بن گیا۔ اب ہمارا رہن سہن، اٹھنا بیٹھنا، طرز بودوباش، رسم ورواج حتی کہ ہماری زندگی کا ہر

رنگ اس ٹی وی کی طرف جاتا ہے۔ٹی وی ہماری زندگی پر اس قدر اثر انداز ہوا ہے کہ اس نے ہر انسان کی براہِ راست رائے کو بدل کر رکھ دیا ہے۔ اور یہ کہنا غلط نہ ہو گا کہ ٹی وی اور معاشرہ باہم ایک دوسرے سے متصل ہے۔ خاص طور پر انٹرنیٹ اور کمپیوٹر کے ذریعے پوری دنیا آپس میں متصل ہو گی ہے، جس کی وجہ سے غیر مسلم ممالک کے میڈیا کو مسلم ممالک میں رسائی حاصل ہو گئی ہے۔اور اس غیر مسلم ممالک کے میڈیا کی وجہ سے معاشرتی، معاشی، اخلاقی برائیاں اپنے عروج پر پہنچ گئی ہیں جن کے منفی اثرات مسلم ممالک پر اثر انداز ہو رہے ہیں۔ لہذا اب کچھ کر دیکھانے کی باری مسلم ممالک کی ہے کہ وہ ان کی روک تھام کے لیے ٹی وی چینلز کو اسلامی نشر واشاعت سے مزین کر کے اپنا مثبت کردار ادا کریں۔

اس تحقیق کا بنیادی سوال یہ ہے کہ جن چینلز کا انتخاب کیا گیا ہے وہ جو اسلامی پروگرام نشر کر رہے ہیں ان کا اندازِ بیان کیا ہے ؟ان پروگرامز کا علمی معیار کیا ہیں؟ اس تحقیقی مقالہ میں پاکستانی میڈیا کے دو چینلز کا انتخاب کیا گیا ہے ۔۲۰۲۱ کے رمضان ٹرانسمیشن کے انتخاب کرنے کی وجہ یہ ہے کہ جانا جا سکے کہ چینلز کس حد تک مستند معلومات لوگوں تک پہنچارہے ہیں، رمضان ٹرانسمیشن میں منتخب پروگرامز کے علمی معیار کو جانچا جائے گا کہ علماء اکرام کا انداز بیان کیا ہے۔ انہوں نے اپنی گفتگو میں قرآن وسنت کی حدود سے تجاوز تو نہیں کیا۔ ان میں بیان کردہ آیات اور احادیث کے حوالہ جات کو تلاش کیا جائے گا کہ وہ کتنے مستند ہیں۔ اس تحقیق میں آیات کے حوالہ جات کے لئے قرآن مجید سے استفادہ حاصل کیا جائے گا اور احادیث کے حوالہ جات کے لئے صحاحِ ستہ، سلسلہ احادیث کی دیگر کتب اور دیگر مستند مصادر و مراجع سے استفادہ کیا جائے گا۔

اے۔ آر۔ وائے۔ کیو ٹی وی:

یہ ٹرانسمیشن نعتِ افطار میں بزم علماء کے نام سے یکم رمضان سے تیس رمضان تک نشر کی گئی۔ اس کے میزبان سید سلیمان گل تھے۔ اس ٹرانسمیشن میں نعت خواں اور علماء کو مدعو کیا گیا۔ اس پروگرام میں فون کالز بھی شامل کی گئی اور ان میں پوچھے جانے والے سوالات کے جوابات بھی دیئے گے۔ علماء[7] نے اپنے اپنے موضوع سے متعلق آیات اور احادیث پیش کئی۔ اے۔ آر۔ وائے۔ کیو ٹی وی کا جو پروگرام اس تحقیق میں شامل کیا گیا ہے۔ اسکی تفصیلات درج ذیل ہیں۔

موضوع: حقوق العباد[8]

نمبر شمار	آیات(۱)	سورۃ	پارہ نمبر	آیت نمبر
۱۔	أُولَئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ	اعراف	۹	۱۷۹

احادیث(۸)	آٹھ احادیث ذکر کی گئی جن میں سے سب کی سب مستند کتبِ احادیث میں موجود ہیں۔
واقعات(۱)	اس موضوع کے حوالے سے ایک واقعہ ذکر کیا گیا جو حدیث کی کتب میں پایا گیا ۔

اس منتخب پروگرام کا جائزہ لینے کے بعد یہ نتیجہ نکلا کہ پروگرام میں مفتی محمد سہیل امجدی صاحب نے آیت بطور حوالہ پیش کی۔ اس آیات کا متن جانچنے کے بعد یہ واضح ہوتا ہے حقوق العباد کے موضوع پر سورہ اعراف: پ۹، آیت ۱۷۹ بیان کی گئی۔ جو براہِ راست موضوع سے متعلق نہیں۔ کیوں کہ مفسرین نے اس آیت کی تفسیر کچھ اس طرح سے کی ہے: مثلاً علامہ محمود عمر زمخشری متوفی (۵۲۸ھ) لکھتے ہیں:

"کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کہ متعلق اللہ کو علم تھا کہ ان کہ اذہان حق کی معرفت کو قبول نہیں کریں گے آیات کی جب تلاوت کی جائے گی تو ان کو غور سے نہیں سنیں گے آپ لکھتے ہیں کہ اس آیت کا مقصد یہود کا حال بیان کرنا ہے کہ وہ رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی تکذیب میں انتہا کو پہنچ چکے تھے کہ یہ اُن بہت سے لوگوں میں سے ہیں جو ایمان لانے والے نہیں ان کو پیدا ہی دوذخ کے لیے کیا گیا ہے"[9]

کافر چوپایوں سے بھی بدتر کیسے ہیں اس کی تفسیر میں مولانا عبد الرحمن کیلانیؒ لکھتے ہیں:

"کہ وہ اس لحاظ سے کہ چوپایوں کو تو عقل و تمیز عطا ہی نہیں کی گئی، لہذا وہ ہدایت کی راہ تلاش کرنے یا اس پر چلنے کے مکلف ہی نہیں جبکہ انسان کو ہدایت کی راہ تلاش کرنے کے لئے قوتیں عطا کی گئی اگر پھر بھی وہ اس سے کام نہیں لیتا تو وہ اس چوپایوں سے بھی بدتر ہے"[10]

اگر دیکھا جائے تو ان آیات کا حقوق العباد سے براہِ راست تو کوئی تعلق نہیں جب کہ اس آیت کو اس ضمن میں بیان کیا گیا، اسی طرح جو احادیث بیان کی گئیں ان احادیث کا جائزہ لینے کے بعد معلوم ہوا کہ ان میں سے سات احادیث صحیح کے درجے پر ہیں۔

اسی طرح "حقوق العباد" کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے مفتی سہیل امجدی نے یہ حدیث بیان کی: "إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، فَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «صَدَقَ سَلْمَانُ»"یہ حدیث صحیح بخاری میں پائی گئی[11]۔ اسی طرح مفتی محمد ارشاد نعیمی صاحب نے بیان کیا کہ: "اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں حقوق اللہ جسے چاہوں اسے معاف کر دوں گا لیکن حقوق العباد معاف نہیں کروں گا"۔ ان کا تعلق چونکہ بندے سے ہے اسی لئے ان کی حق تلفی کی صورت میں اللہ نے یہی ضابطہ مقرر فرمایا ہے کہ جب تک وہ بندہ معاف نہ کرے معاف نہ ہوں گے۔ تلاش بسیار کے باوجود ذخیرہ احادیث میں مجھے ان الفاظ کے ساتھ صحیح تو دور کی بات ضعیف بھی کوئی حدیث نہیں ملی۔

ایک اور جو روایت بیان کی گئی "حتیٰ کہ قیامت کے دن ترازو پر کھڑے ہوں گے۔ جسکی حق تلفی ہو گی اسکی نیکیاں اُس کے پلڑے میں ڈال دی جائے گی اگر نیکیاں نہ ہو گی تو اس کے گناہ اس کے پلڑے میں ڈال دیئے جائے گئے اور اللہ تعالیٰ کہے گا کہ تو معاف کر پھر میں معاف کروں گا"

لہٰذا ان الفاظ کے ساتھ کوئی حدیث موجود نہیں لیکن اس سے ملتی جلتی حدیث موجود ہے: "عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «أَتَدْرُونَ مَا الْمُفْلِسُ؟» قَالُوا: الْمُفْلِسُ فِينَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ، فَقَالَ: «إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ، وَصِيَامٍ، وَزَكَاةٍ، وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هَذَا، وَقَذَفَ هَذَا، وَأَكَلَ مَالَ هَذَا، وَسَفَكَ دَمَ هَذَا، وَضَرَبَ هَذَا، فَيُعْطَى هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ، وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ، فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْضَى مَا عَلَيْهِ أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ، ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ "[12]

اسی طرح مفتی محمد سہیل امجدی صاحب نے حقوق العباد کے موضوع پر یہ حدیث بیان کی "عن ابن عباس، أنه نظر إلى الكعبة فقال: «ما أعظم حرمتك وما أعظم حقك، والمسلم أعظم حرمة منك، حرم الله ماله، وحرم دمه، وحرم عرضه وأذاه، وأن يظن به ظن سوء"[13] کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کو دیکھ کر ارشاد فرمایا: اے کعبہ! تو کس قدر پاکیزہ ہے، اور تو کتنا زیادہ قابل احترام ہے؛ (لیکن) مومن کی عزت واحترام تجھ سے زیادہ ہے، اللہ تعالی نے تجھ کو قابل احترام بنایا ہے اور (اسی طرح) مومن کے مال، خون اور عزت کو بھی قابل احترام بنایا ہے اور اسی احترام کی وجہ سے اس بات کو بھی حرام قرار دیا ہے کہ ہم مومن کے بارے میں ذرا بھی بد گمانی کریں"، اس سے معلوم ہوا کہ اللہ جل شانہ کے نزدیک کعبہ اور مومن دونوں کی حیثیت وعزت ہے البتہ مومن کی عزت واحترام زیادہ ہے۔

دوران ٹرانسمیشن ایک واقعہ یہ بیان کیا گیا: "اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دریائے سخاوت جوش میں تھا، فرمایا کہ عائشہ جو مانگنا ہے مانگ لو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنے والد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مشورہ کرلوں، اجازت مل جانے کے بعد جب مشورہ کیا تو والد محترم نے فرمایا کہ بیٹا! حضور سے جاکر کہنا کہ معراج کی خلوت خاص میں اللہ نے آپ سے جو راز کی باتیں کی تھیں ان میں سے کوئی ایک بات بتادیں۔" فرمایا کہ عائشہ سنو! میرے مالک نے مجھ سے راز کی جو باتیں کیں ان میں سے ایک یہ تھی کہ محبوب! تیری امت میں سے جب کوئی شخص کسی شخص کا ٹوٹا ہوا دل جوڑ دے تو میرے اوپر لازم ہے کہ اسکو بغیر حساب کے جنت عطا کروں۔ اُم المؤمنین بہت خوش تھیں ابو بکر نے فرمایا کہ تصویر کا دوسرا رخ بھی دیکھو کہ جب ٹوٹے ہوئے دل کو جوڑنے پر یہ وعدہ ہے تو اگر کوئی کسی کا دل توڑ دے تو سیدھا جہنم میں جائے گا، میں اس بات پر رو رہا ہوں کہ ہم سے کسی کا دل نہ ٹوٹ جائے۔"

مذکورہ واقعہ کسی بھی مستند ومعتبر ذخیرہ حدیث اور تاریخ وسیرت کی کتابوں میں نہیں ملا، اور یہ بات ذہن نشین رکھیں کہ نبی اکرم ﷺ کی طرف کسی بات کی نسبت کی جارہی ہو تو اس میں احتیاط ضروری ہے اور یہ ضروری ہے کہ اس نسبت کی سند و دلیل موجود ہو، اگر وہ بات کتب حدیث وسیرت سے کسی مستند دلیل سے ثابت ہو تو قابل قبول ہوگی بصورت دیگر اسے قابل قبول نہیں سمجھا جائے گا، چاہے اس کا

مضمون کتنا ہی پسندیدہ کیوں نہ ہو اور اس کو ذکر کرنے والا کوئی بھی ہو۔ علامہ قاسم بن قطلوبغا تحریر کرتے ہیں: **قوۃ الحدیث إنما ھي بالنظر إلی رجاله لا بالنظر إلی کونه فی کتاب کذا** (حدیث کی قوت و قبولیت اس کے رجال (روایت کرنے والے افراد) کے اعتبار سے ہوتی ہے نہ اس کے کسی کتاب میں ہونے سے۔ نیز سفر اسراء اور معراج سے متعلق جو حدیثیں کتب حدیث میں منقول ہیں ان میں رسول اللہ ﷺ کی اللہ عزوجل سے ہم کلامی کا ذکر تو ہے لیکن ان میں سے کسی میں بھی اس واقعہ کا ذکر نہیں ہے، بلکہ دعاء تشہد: التحیات للہ والصلوات والطیبات.....الخ، نماز کی فرضیت اور سورۂ بقرہ کی آخری آیات کی عنایت اور شرک سے پاک لوگوں کی مغفرت کا وعدہ مذکور ہے۔"[14]

اسی طرح مفتی سہیل صاحب نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "فقہی طور پر جھوٹ بولنا حرام ہے لیکن تین موقعوں پر جھوٹ بولنا جائز ہے: (۱) شوہر اور بیوی کے معاملے میں (۲) دو لوگوں کے درمیان صلح کروانے کے لیے (۳) کسی کی جان بچانے کے لیے۔[15] اسی موضوع کو بیان کرتے ہوئے صلہ رحمی کے متعلق حدیث بیان کی گئی کہ جب اللہ نے دنیا میں رشتے نازل فرمائے تو رحم عرش الہیٰ سے معلق ہو گیا کہ اے اللہ مجھے زمین پر نہ بھیج مجھے کاٹا جائے گا میری تذلیل کی جائے گی میرے حقوق پامال کیے جائے۔ تو اللہ نے وعدہ کیا کہ تمہیں زمین پر میں اتار رہا ہوں، اگر کوئی تیری ناقدری کرے گا وہ میری ناقدری ہے، جس نے تجھے توڑا اس نے مجھے توڑا، جس نے تجھے جوڑا اس نے مجھے جوڑا"[16]

اسی طرح حدیث بیان کی گئی" ابو دجانہ رضی اللہ عنہ کی ہر روز کوشش ہوتی ہے کہ وہ نماز فجر رسول اللہ ﷺ کے پیچھے ادا کریں، لیکن نماز کے فوری بعد یا نماز کے ختم ہونے سے پہلے ہی مسجد سے نکل جاتے، رسول اللہ ﷺ کی نظریں ابو دجانہ کا پیچھا کرتیں، جب ابو دجانہ کا یہی معمول رہا تو ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ابو دجانہ کو روک کر پوچھا: ابو دجانہ! کیا اللہ سے تمہیں کوئی حاجت نہیں ہے؟ ابو دجانہ کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! در اصل اس کا اصل سبب یہ ہے کہ میرے پڑوس میں ایک یہودی رہتا ہے، جس کے کھجور کے درخت کی شاخیں میرے گھر کے صحن میں لٹکتی ہیں، اور جب رات کو ہوا چلتی ہے تو اس کی کھجوریں ہمارے گھر میں گرتی ہیں، میں مسجد سے جلدی اس لئے نکلتا ہوں تا کہ ان گری ہوئی کھجوروں کو اپنے خالی پیٹ بچوں کے جاگنے سے پہلے پہلے چُن کر اس یہودی کو لوٹا دوں، مبادا وہ بچے

بھوک کی شدت کی وجہ سے ان کھجوروں کو کھالیں۔[17] یہ حکایت نزہۃ المجالس میں حکایت اور اعانۃ الطالبین میں لطیفہ کے عنوان سے ذکر کی گئی ہے، البتہ ان دونوں کتابوں میں اس قصے کی کوئی سند بھی مذکور نہیں۔ محدثین کی رائے کے مطابق کتاب نزہۃ المجالس میں بہت سی غیر معتمد روایات موجود ہیں، اس لیے وثوق سے نہیں کہا جاسکتا کہ یہ واقعہ بالکل صحیح ہے اور یہ بھی نہیں کہا جاسکتا کہ بالکل صحیح نہیں ہے۔ اس واقعے کو نقل نہ کرنا بہتر ہے[18]

اس موضوع کا جائزہ لینے سے پتہ چلا کہ "حقوق العباد" کے موضوع پر ایک ہی آیت بیان کی گئی اور وہ بھی براہِ راست موضوع سے متعلق نہ تھی۔ جبکہ اس موضوع پر یہ آیت بھی ذکر کی جاسکتی تھی:

﴿وَ اٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَ الْمِسْكِیْنَ وَ ابْنَ السَّبِیْلِ﴾[19]

"اور رشتہ داروں کو ان کا حق دے اور مسکین اور مسافر کو"

اور اس موضوع پر جو احادیث بیان کی گئیں ان کی اکثریت صحیح کے درجے پر فائز تھی۔ اس موضوع پر بہت زیادہ احادیث ذکر کی جاسکتی تھی۔ البتہ صحابہ کی زندگیوں اور تاریخی واقعات کی کمی واضح طور پر محسوس کی جاسکتی ہیں۔

کوہِ نور نیوز:

یہ ٹرانسمیشن رمضان کے مہینے میں "رمضان سلطان" کے نام سے کوہِ نور پر نشر کی گئی۔ ان تمام پروگرامز کے ہوسٹ محمد شوکت اویسی تھے۔ اس ٹرانسمیشن میں نعت خواں اور علماء کو مدعو کیا گیا۔ پروگرام کے اختتام پر کالز پر پوچھے جانے والے سوالات کے جوابات بھی دیئے گئے۔ علماء[20] نے اپنے موضوع پر گفتگو کی۔ یہاں کوہِ نور نیوز سے جس پروگرام کو زیرِ بحث لایا جائے گا اس کی تفصیل درج ذیل ہیں.

تربیتِ اولاد[21]

نمبر شمار	آیات	سورۃ	پارہ نمبر	آیت نمبر

ا۔	رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ	الصافات	۲۳	۱۰۰
۲۔	وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَائِبَيْنِ وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ	ابراہیم	۱۳	۳۳
۳۔	عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ مُسْلِمَاتٍ مُؤْمِنَاتٍ قَانِتَاتٍ تَائِبَاتٍ عَابِدَاتٍ سَائِحَاتٍ ثَيِّبَاتٍ وَأَبْكَارًا	التحریم	۲۸	۵
۴۔	فَإِذَا قَضَيْتُمْ مَنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَذِكْرِكُمْ آبَاءَكُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ	البقرہ	۲	۲۰۰
۵۔	وَإِذْ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ وَهُوَ يَعِظُهُ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ	لقمان	۲۱	۱۳

احادیث(۸)	اس موضوع پر ۸ احادیث بیان کی گئی تھی جن میں سے ۶ احادیث صحاحِ ستہ کی کتب میں پائی گئی اور بقیہ دو کتب حدیث میں سے کسی کتاب میں نہیں ملی۔
واقعات(۲)	۲ واقعے بیان کیے گیے تھے جن میں سے ایک واقعہ سورہ الصافات کی تفسیر میں پایا گیا۔ اور دوسرا کتب احادیث میں سے کسی میں نہیں ملا ۔[22]

اس چینل کے منتخب پروگرام اور اینکر کا جائزہ لینے کے بعد یہ نتائج سامنے آئے کہ اس موضوع پر مجموعی پانچ آیات بطور حوالہ پیش کی گئی ۔"تربیتِ اولاد" کے موضوع پر جو آیات بیان کی گئی وہ بطور حوالہ ملاحظہ فرمائیں سورہ : الصافات : پ۲۳، آیت ۱۰۰، سورہ ابراہیم :پ۱۳، آیت ۳۳سورہ تحریم :پ۲۸، آیت ۵، سورہ بقرہ :پ ۲، آیت ۲۰۰، سورہ لقمان :پ ۲۱، آیت ۱۳ تمام اس موضوع پر علماء نے بیان کی۔ "تربیت اولاد" کے موضوع کو بیان کرتے ہوئے پیر وقاص علی خالد نے سورہ لقمان کی آیت کے ساتھ ساتھ اس کی تفسیر درج ذیل بیان کی:

حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا "اے بیٹے! اللہ کا شریک نہ ٹھہرانا، بے شک شرک بڑا بھاری ظلم ہے" آگے حضرت لقمان نے فرمایا کہ: اے میرے بیٹے! اگر کوئی عمل رائی کے دانے کے برابر ہو تو اللہ اس کو ظاہر کردے گا، اے میرے بیٹے! ''اقیموا الصلوۃ'' (نماز

قائم کرو) ’’وامر بالمعروف والنہی عن المنکر ‘‘ اور اچھے کاموں کی نصیحت کیا کرو، اور برے کاموں سے منع کیا کرو، اور جو کچھ پیش آئے اس پر صبر کیا کرو، بے شک یہ (صبر) ہمت کے کاموں میں سے ہے، اور لوگوں سے بے رخی مت اپناؤ، اور زمین پر تکبر سے مت چلو (کیونکہ) بے شک اللہ تعالیٰ کسی متکبر کو پسند نہیں فرماتے، اور اپنی چال میں میانہ روی اختیار کرو، اور اپنی آواز کو پست رکھو، بے شک سب سے بری آواز گدھے کی ہے۔‘‘[23]

تربیت اولاد کے موضوع پر آٹھ احادیث ذکر کی گئی۔ جن میں سے کسی بھی حدیث کا حوالہ ذکر نہیں کیا گیا۔

مثلاً امان اللہ طیبی صاحب نے حدیث بیان کی کہ :"عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " افْتَحُوا عَلَى صِبْيَانِكُمْ أَوَّلَ كَلِمَةٍ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَلَقِّنُوهُمْ عِنْدَ الْمَوْتِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، فَإِنَّهُ مَنْ كَانَ أَوَّلَ كَلَامِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَآخِرَ كَلَامِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، ثُمَّ عَاشَ أَلْفَ سَنَةٍ مَا سُئِلَ عَنْ ذَنْبٍ وَاحِدٍ " مَتْنٌ غَرِيبٌ لَمْ يَكْتُبْهُ إِلَّا بِهَذَا الْإِسْنَادِ"[24]

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’اپنے بچوں کو پہلے اللہ کہنا سیکھاو پھر اس کے بعد ’لاالہ الا اللہ ‘‘ کہنا سیکھاو‘‘ یہ حدیث البتہ امام بیہقی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "شعب الایمان" میں بروایت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نقل کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے بچوں کو پہلی بات کلمہ لا إله إلا الله سکھلاؤ اور موت کے وقت ان کو لا إله إلا الله کی تلقین کرو ؛اس لیے کہ جس کا پہلا کلام لا إله إلا الله، اور آخری کلام لا إله إلا الله ، پھر وہ ہزار سال جیے تو اس سے کسی ایک گناہ کا سوال نا ہو گا۔ اس روایت کو نقل کرنے کے بعد امام بیہقی نے اس کے متن کو غریب قرار دیا ہے۔

دوسری حدیث یہ بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: سات دن تک بچے کا نام رکھ دیں، اس کا ثبوت اس حدیث سے ملتا ہے حضرت عائشہؓ سے مروی ہے «عَقَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ يَوْمَ السَّابِعِ، سمّاهُما وَسَم مَا وَأَمَرَ أَنْ يُمَاطَ عَنْ رُؤُوْسِهِمَا الْأَذَى».[25] ایک اور حدیث بیان کی گئی کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ’’سات سال تک بچہ آپ (ماں، باپ) کے قریب قریب ہوتا ہے ‘‘ ایمان اللہ طیبی نے حدیث بیان کی ۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «أَحَبُّ

الْبِلَادِ إِلَى اللهِ مَسَاجِدُهَا، وَأَبْغَضُ الْبِلَادِ إِلَى اللهِ أَسْوَاقُهَا» ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”شہروں میں پیاری جگہ اللہ کے نزدیک مسجدیں اور سب سے بری جگہ اللہ کے نزدیک بازار ہیں۔[26] مشہور محدث علامہ الذھبیؒ نے اسے صحیح کہا ہے، اور علامہ شعیب الارناؤط نے صحیح ابن حبان کی تعلیق میں اسے "حسن" لکھا ہے ۔ اور اسی موضوع پر حدیث بیان کی گئی۔

«عن أم سلمة، قالت: كنت عند رسول الله صلى الله عليه وسلم وعنده ميمونة، فأقبل ابن أم مكتوم وذلك بعد أن أمرنا بالحجاب، فقال النبي صلى الله عليه وسلم: «احتجبا منه»، فقلنا: يا رسول الله، أليس أعمى لا يبصرنا، ولا يعرفنا؟ فقال النبي صلى الله عليه وسلم: «أفعمياوان أنتما» سیدہ ام سلمہؓ سے روایت ہے وہ کہتی ہیں: میں اور سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا دونوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں، سیدنا ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس داخل ہوئے، یہ پردہ کے حکم کے نازل ہونے کے بعد کی بات ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں فرمایا: اس سے پردہ کرو۔ ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ تو نابینا آدمی ہیں، نہ ہمیں دیکھ سکتے ہیں اور نہ ہمیں پہچان سکتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم دونوں بھی نابینا ہو، کیا تم اس کو دیکھ نہیں رہی ہو[27]۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

جبکہ ایک عالم نے موضوع کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ حدیث ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”کہ جو بیٹی یا بیٹا اپنے ماں باپ کو ماں یا باپ کہہ کر پکارتے ہیں اللہ اس کو نیکیاں عطا کرتا ہے“ ایسی کوئی بھی حدیث کتب حدیث میں مجھے نہیں ملی۔ ہو سکتا ہے اس عالم نے ماں باپ کی قرآن وسنت میں جو عظمت وشان بیان کی ہے اس کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ایسے الفاظ بیان کر دیئے ہو لیکن اس کو حدیث نہیں کہہ سکتے۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کسی حدیث پر اس کو قیاس کیا ہو۔ لہذا اس کو حدیث کہنا غلط ہو گا۔ اسی موضوع پر علامہ امان اللہ طیبی نے واقعہ بیان کیا کہ ”حضرت بابا فرید کی والدہ ماجدہ نے پہلی بار بابا سید فریدؒ کو نماز پڑھنے کی تلقین کی تو کچھ اِس طرح سے سمجھایا۔ کہ، جب چھوٹے بچے اللہ تعالیٰ کی نماز ادا کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں شکر کا انعام دیتا ہے۔ اور جب بڑے ہو جاتے ہیں تو دوسرے بڑے اور مزید انعامات دیے جاتے ہیں۔ بابا سید فرید الدین جب نماز پڑھتے۔ تو آپ کی والدہ چپکے سے ان کے مصلے کے نیچے شکر کی پڑیاں رکھ دیتیں اور بابا سید فریدؒ وہ شکر کی پڑیاں انعام میں پا کر بہت خوش ہوتے، یہ سلسلہ کافی عرصہ تک چلتا رہا۔ یہاں تک کہ ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ آپکی

والدہ شکر کی پڑیاں رکھنا بھول گئیں۔ تو اگلے دن اضطراب سے پوچھا کہ اے فرید الدین مسعود کیا آپکو کل شکر کی پڑیاں مل گئی تھیں؟ تو بابا سید فرید نے ہاں میں جواب دیا! تو والدہ نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ ان کی لاج رہ گئی۔ اور اس بات پر خوشی بھی ہوئی کہ اللہ کی طرف سے انعام دیا گیا"[28]

اسی طرح "تربیت اولاد" کے موضوع پر امان اللہ طیبی نے واقعہ بیان کیا کہ "نبی کریم ﷺ کے دربار میں مکہ کی چند عورتیں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو شادی کی دعوت دینے آئی تو نبی کریم ﷺ نے سوچا کہ یہ غیر مسلم اور میری بیٹی ایمان کی دولت کی مالا مال ہے ۔مختصراً آپ نے ان سے وعدہ کرلیا اور سیدہ کے حجرہ میں جا کر کہنے لگے کہ آج میں آپ کے لیے ایک وعدہ کرلیا ہے پوچھا کہ بابا کدھر: فرمایا کہ شادی پر جانے کا عرض کیا بابا وہاں تو بڑے بڑے سرداروں کی بیٹیاں ہوگی۔ تو بنی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تو نبی سردار کی بیٹی ہے۔ جب نبی کریم ﷺ چلے گے تو سیدہ رب کے دربار میں سجدہ ریز ہوئی کے مالک میرا تو تیرے ساتھ تعلق ہے میرا کسی سے کوئی تعلق نہیں تو اللہ کی رحمت جوش میں آگئی اور جبرائیل ؑ کو جنتی جوڑا دے کر بھیجا کہ جا کر یہ نہ کہنا ہے میں جبرائیل ہو کہنا کہ میں اہل بیت کے گھرانے کا درزی ہوں" یہ واقعہ مجھے مستند کتب حدیث میں نہیں ملا۔

امان اللہ طیبی نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ بیٹی اور بیٹے کو بابا لفظ کہنے پر نیکیاں عطا فرماتا ہے اسی طرح ایک حدیث بیان کی گی « إذا لم تستحي فافعل ما شئت » کہ جب تم میں حیاء ختم ہو جائے تو جو مرضی کرو۔[29]

کوہِ نور چینل اور اے آر وائے کیو ٹی وی کے منتخب پروگرام کا مجموعی جائزہ لیا جائے تو کہا جاسکتا ہے کہ اس میں علماء کی توجہ زیادہ تر احادیث پر تھی آیات بہت کم ذکر کی گئی۔ لیکن کسی بھی آیت اور حدیث کا حوالہ نہ دیا گیا بہتر تو یہ تھا کہ حوالہ جات کی روشنی میں آیات اور حدیث بیان کی جاتی تاکہ سامعین کو استفادہ کرنے میں آسانی ہوتی۔ اور صحابہ اکرامؓ اور اولیائے اکرام کی زندگی سے واقعات بیان کرتے ہوئے زیادہ احتیاط سے کام نہیں لیا گیا ایسے واقعات بیان کیے گئے جن کا تاریخی کتب میں تلاش کرنا مشکل ثابت ہوا، علماء کو چاہیے واقعات کو بیان کرتے ہوئے متعلقہ کتب کا حوالہ ضرور دے تاکہ ناظرین کو اطمینان بخش علم حاصل ہو۔ لیکن ان پروگرامز کی ایک بات جو اثر انداز ہونے والی تھی وہ یہ تھی کہ ان میں حالاتِ حاضرہ کو سامنے رکھا گیا مثلاً یہ کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی اولاد کی تربیت کس انداز میں کی اور

ہم کس انداز میں کر رہے ہیں اور اس کے علاوہ احادیث کو بیان کرنے اور اسوہٗ رسول ﷺ سامنے رکھنے کے ساتھ ساتھ پاکستان اور عرب ممالک کا موازنہ کیا گیا کہ وہ اپنی بیٹیوں کی تربیت کس انداز میں کرتے ہیں اور ہم کس انداز میں کر رہے ہیں۔ اس سے ناظرین کو اپنا محاسبہ کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔

نتائج اور تجاویزات:

- منتخب پروگرامز کا تفصیلی جائزہ لینے کے بعد یہ نتیجہ نکلا کہ قرآنی آیات کو بیان کرتے ہوئے علماء نے کسی بھی آیت کا حوالہ پیش نہیں کیا مثلاً سورۃ کا نام، پارہ نمبر، آیت نمبر کا حوالہ کسی بھی عالم نے نہیں دیا۔ جس کی وجہ سے سامعین کو آیات کو تلاش کرنے میں بہت دقت پیش آئی۔ بہتر تو یہ تھا کہ آیات کا ذکر کرنے کے ساتھ ساتھ ان کا حوالہ بھی بیان کیا جاتا۔ اور یہ پروگرام کے پروڈیوسر کی ذمہ داری ہے کہ وہ آیت کا حوالہ علماء سے معلوم کر کے ان کو اسکرین پر پیش کرے۔

- ان پروگرامز کا جائزہ لیتے وقت یہ بات بھی واضح ہوئی کہ علماء کی اکثریت نے آیات کو عربی متن کے ساتھ تلاوت کیا اور بہت کم آیات کا ترجمہ بیان کیا گیا۔

- موضوع کو بیان کرتے ہوئے بانسبت آیات احادیث سے زیادہ استفادہ لیا گیا۔ لیکن کسی بھی عالم نے احادیث کو بمعہ حوالہ بیان نہیں کیا جس سے سامعین یہ سمجھنے سے قاصر رہے کہ کونسی حدیث کس درجہ (صحیح، حسن، ضعیف، وغیرہ) اور کس حدیث کی کتب میں پائی گئی۔

- ان پروگرامز کو علمی نقطہ نظر سے جانچنے کے بعد یہ بات سامنے آئی کہ بہت سی احادیث ایسی بیان کی گئی کہ جن کے راویوں کا ذکر ہی نہیں کیا گیا۔ اگر کچھ کے راویوں کا ذکر کیا گیا بھی تو غلط ذکر کیا گیا۔ لہذا علماء کو چاہیے کہ احادیث کو ذکر کرتے ہوئے احتیاط سے کام لیا جائے اور کوشش کی جائے کہ احادیث کے الفاظ کو تبدیل نہ کیا جائے۔

- ٹرانسمیشن میں بیٹھے ہوئے بعض علماء نے رطب ویابس سے کام لیتے ہوئے موضوع اور من گھڑت روایات تک بیان کر دی۔

- اوران پروگرامز کا مفصل جائزہ لینے کے بعد یہ محسوس کیا گیا کہ نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرامؓ کی زندگیوں سے سے بہت کم واقعات پیش کیے گئے۔ بہتر یہ ہوتا کہ ان کی زندگیوں سے کثرت سے واقعات بیان کیے جاتے جو کہ ناظرین کے لئے عملی نمونہ پیش کرتے۔

آخر میں ہم یہ تجاویز پیش کریں گے کہ علماء کرام جب ایسے پبلک فورم پہ گفتگو کے لیے تشریف لائیں تو اچھے طریقہ سے تیاری کر کے آئیں اور ایک ایک لفظ کو انتہائی سوچ سمجھ اور دلائل کے ساتھ بیان کریں، اور ٹی وی چینل کی انتظامیہ سے بھی گزارش ہے کہ اپنی ٹرانسمیشن میں ایسے علماء کرام کو مدعو کریں جو اس فن کے ماہر ہوں اور گفتگو میں انتہائی احتیاط کے پہلو کو مدنظر رکھتے ہوں۔

مصادر اور مراجع:

1 آل عمران، ۳: ۱۰۴۔
Aāl ʻImrān, 3:104.

2 المائدہ، ۵: ٦٧ ۔
al-Maīdah, 5: 67.

3 محمد بن اسماعیل البخاری، الجامع الصحیح، کتاب: احادیث الانبیاء، باب: مَاذَكَرَ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، حدیث نمبر ۳۴۶۱۔
Muḥammad b. Ismāʻīl al-Bukhārī, al-Jāmiʻ al-Ṣaḥīḥ, Kitāb: Aḥādīth al-Āmbiā, Bāb: mā dhakara ʻan banī isrāʼīl, Ḥadīth no. 3461.

4 المائدہ، ۵: ۹۹۔
al-Maīdah, 5: 99.

5 ڈاکٹر ثمینہ سعدیہ، "مغربی ذرائع ابلاغ کا کردار اور امت مسلمہ کی ذمہ داریاں"، تعلیم و تحقیق، جلد ۲، (۲۰۲۰)۔
Dr Samīna Sādiā, "Maghribī Dharāʼiʻ Ablāgh kā Kirdār awr Ummat Muslima kī dhima dāriān", Taʻlīm wa Taḥqīq, Vol. 2 ,(2020).

6 آل عمران، ۳: ۱۰۴۔
Aāl ʻImrān, 3:104.

7 ان پروگرامز میں درج ذیل علماء اور نعت خواں نے شرکت کی: مفتی محمد سہیل رضا امجدی، مفتی محمد ارشاد نعیمی اور سید سلیمان گل۔

The scholars and Na’t reciters participated in the programs were: Muftī Muḥammad Suhaīl Raḍā Amjadī, Muftī Muḥammad Irshād Na‘īmī and Syed Sulemān Gil.

8 یہ پروگرام ۲۰۲۱-۰۵-۰۷ کو نشر کیا گیا۔

This program was aired on 7th May 2021.

9 محمود عمر زمخشری، الکشاف، (ایران: مطبوعہ قم، ۱۴۳۴ھ) ۱۷۷-۱۷۸۔

Maḥmūd ‘Umar Zamakhsharī, al-Kashāf (Irān: Maṭbu‘a Qum, 1434 AH) 177-178.

10 مولانا عبد الرحمن کیلانی، تیسیر القرآن (اردو)، (لاہور: مکتبۃ السلام، ۱۴۳۲ھ)، ۱۱۸۔

Mawlānā ‘Abd al-Raḥmān Kīlānī, Taisīr al-Qurān (Urdu), (Lahore: Maktabah al-Salām, 1432 AH) 118.

11 البخاری، الجامع الصحیح، کتاب: الادب، باب: صنع الطعام والتکلف للضیف، حدیث نمبر ۶۱۳۹۔

al-Bukhārī, al-Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Kitāb: al-Adab, Bāb: Ṣun‘ al-Ṭa’ām wā-al-Takaluf lil-ḍaif, Ḥadīth no. 6139.

12 مسلم بن حجاج قشیری، صحیح مسلم، کتاب: الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَالْآدَابِ، باب: تحریم الظلم، حدیث نمبر ۲۵۸۱۔

Muslim b. Ḥajjāj Qushaīrī, Ṣaḥīḥ Muslim, Kitāb: al-Bir wā-al-Ṣilah wā-al-’ādāb, Bāb: Taḥrīm al-Ẓulm, Ḥadīth No. 2581.

13 ابو بکر ابن ابی شیبہ، مصنف ابن ابی شیبہ، باب: فی تعظیم دم المؤمن، حدیث نمبر ۲۷۷۵۴۔

Abū Bakr Ibn Abī Shaība, Muṣannaf Ibn Abī Shaība, Bāb: fī Ta‘ẓīm dam al-Mu’min, Hadith no. 27754.

14 https://www.alqalam.in/2019/11/DilonKoJodneKiHadith.html accessed on October 20, 2022.

15 بخاری، الجامع الصحیح، کتاب: الصلح، باب: لیس الکاذب الذی یصلح بین الناس، حدیث نمبر ۲۶۹۲۔

al-Bukhārī, al-Jāmi‘al-Ṣaḥīḥ, Kitāb: al-Ṣulḥ, Bāb :Laīs al-kādhib alla dhī Yuṣlḥ bain al-nās, Ḥadīth no. 2692.

16 محمد بن عیسی ترمذی، سنن ترمذی، ابواب البر والصلة، باب ماجاء فی قطیعة الرحم، حدیث نمبر: ۱۹۰۷۔

Muḥammad ibn ‘Isā Tirmidhī, Sunan Tirmidhī, Abwāb al-Barr wa-al-Ṣilah, Bāb mā jā’a fī Qaṭi‘ah al-raḥim, Hadith no. 1907.

17 عبد الرحیم ماردینی، نزھۃ المجالس ومنتخب النفائس (القاہرہ: المکتب الثقافی)، ۲۳۱۔

‘Abd al-Raḥīm Mārdīnī, Nuzhat al-Majālis wa-Muntakhab al-Nafā’is (Cairo: al-Maktab al-thaqāfī), 231-

18 https://fiqhacademy.com.pk/yasalunak/yasalunak-fatawa/10053/ accessed on February, 08, 2023.

19 بنی اسرائیل، ۱۷: ۲۶۔

Banī Īsrā'īl, 15:26.

20 ان پروگرامز میں درج ذیل علماء اور نعت خواں نے شرکت کی: امان اللہ طیبی، پیر علامہ وقاص خانوی، وثاق احمد ہمدانی۔

The scholars and Na't reciters participated in the programs were: Amān Allah Ṭayyibī, Pīr 'Allāma Waqāṣ Khānwī, Withāq Aḥmad Ḥamdānī.

21 یہ پروگرام ۲۰۲۱۔۰۵۔۲۴ کو نشر کیا گیا۔

This program was aired on 24th May 2021.

22 الصافات، ۳۷: ۱۰۰-۱۰۸۔

Al-Ṣāffāt 37: 100-108.

23 لقمان، ۳۱: ۱۷-۱۹۔

Luqmān, 31:17-19

24 ابو بکر البیہقی، شعب الایمان، باب: حقوق الوالدین والاھلین، حدیث نمبر ۸۲۸۲

Abū Bakr al-Bayhaqī, Shi'b al-Imān, Bāb: Ḥuqūq al-wālidayn wā-al-ahlyn, Ḥadīth number

25 ابو جعفر احمد الطحاوی، شرح مشکل الآثار، باب: بیان مشکل ماروی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی العقیقۃ، حدیث نمبر: ۱۰۵۱۔

Abū Ja'far Aḥmdāl Ṭaḥāwī, Sharḥ Mushkil al-Āthār, Bāb: Bayān Mushkil mā ruwiya 'an Rasūl Allāh Ṣallá Allāh 'alayhi wa-sallam fī al-'Aqīqah, Ḥadīth number: 1051.

26 مسلم، صحیح مسلم، بَابُ: فَضْلِ الْجُلُوسِ فِي مُصَلَّاهُ بَعْدَ الصُّبْحِ، وَفَضْلِ الْمَسَاجِدِ، حدیث نمبر: ٦٧٠۔

Muslim, Ṣaḥīḥ Muslim, Bāb: Faḍli al-julūs fī muṣallāh ba'd al-Ṣubḥ, wa-faḍl al-masājid, Ḥadīth number 670.

27 ابو داود سلیمان بن الاشعث، سنن ابی داود، کتاب اللباس، باب فی قولہ عزوجل: {وقل للمؤمنات یغضضن من أبصارھن}، حدیث نمبر ۴۱۱۲۔

Abū Dāwūd Sulaymān ibn al-Ash'ath, Sunan abī Dāwūd, Kitāb al-libās, Bāb fī qawlihi 'Azz wa-jall: { Wa-qul lil Mu'mināt Yaghḍaḍn min abṣārīhīn, Ḥadith no. 4112.

28.https://ur.wikipedia.org/wiki/%D8%A8%D8%A7%D8%A8%D8%A7_%D9%81%D8%B1%DB%8C%D8%AF_%D8%A7%D9%84%D8%AF%DB%8C%D9%86_%DA%AF%D9%86%D8%AC_%D8%B4%DA%A9%D8%B1#%D8%AE%D8%A7%D9%86%D8%AF%D8%A7%D9%86%DB%8C_%D9%BE%D8%B3_%D9%85%D9%86%D8%B8%D8%B1 accessed October,8,2022

29 ابو داود، کتاب الآدب، باب فی الحیا، حدیث نمبر ۴۷۹۷۔

Abū Dāwūd, Kitāb al-adab, Bāb fī al-ḥayā, Ḥadīth no. 4797.